"ہندوستان میں علوم حدیث کی تالیفات"

از

(مولانا ابوسلمہ شفیع احمد البہاری استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

(۲)

بہرحال میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ موجودہ دور میں مستشرقین کا علوم اسلامیہ کے ساتھ شغف وانہماک، اور ان کی خدمات کو کسی حال میں نہیں بھلایا جا سکتا۔ زندگی وقف کی، مال و دولت صرف کیا اور فن کی اہم اہم سیکڑوں کتابیں جن کا تصور بھی بعض وقت نہیں کیا جا سکتا تھا غایت صحت و اہتمام کے ساتھ شائع کیا اور اہل علم تک پہنچایا۔ طبقات ابن سعد جیسی قدیم و مفید اور پراز معلومات کتاب ہمارے ہاتھوں یورپ ہی کے ذریعہ اولاً پہنچی ہے (اس کتاب کے متعلق مولانا شبلی نعمانی رح نے جو کچھ لکھا ہے وہ سیرۃ النبی کے مقدمہ میں دیکھا جا سکتا ہے) لیکن ہمارے بعض روشن خیال علماء نے نہ صرف طبقات ابن سعد بلکہ مستشرقین کی شائع کردہ کتابوں کے متعلق اصولی سوال کھڑا کر دیا اور وہ یہ کہ

طبقات ابن سعد بہت مشہور اور بہت مقبول کتاب ہے۔ صحابہ کے حالات میں اس سے پہلے اتنی بڑی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ طبقات ابن سعد عرصہ سے مفقود تھی، مسلمانوں کے پاس اس کا مکمل نسخہ کہیں بھی موجود نہیں تھا اب یورپ کے عیسائیوں نے اس کو چھپوایا ہے اور وہی میرے پیش نظر ہے مگر اس کی کوئی سند نہیں ہے کہ یہ نسخہ اصل تصنیف کے موافق ہے، وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور امہات المومنین کے متعلق بعض ایسی روایتیں اس میں موجود ہیں جن کا اسلامی تصنیفات میں باوجود تلاش کے مجھ کو پتہ نہ ملا۔ ابن سعد کی اکثر روایتوں کو متاخرین نے نقل کیا ہے مگر ان مہملات کو کسی نے نہیں لکھا میں یقین کے ساتھ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ یورپ کا الحاق ہے اس لئے کہ (طبقات ابن سعد) خود ایسی کتاب نہیں جس کی ساری روایتیں قابلِ قبول ہوں چونکہ یہ پوری کتاب ہمیں یورپ کے واسطہ سے ملی ہے اس کے بھروسہ پر ابن سعد کا حوالہ کبھی جائز نہیں ہو سکتا جب تک اس کی سند متداول

کتابوں سے نہ مل جاتے ہوں حدیث، تفسیر اور سیرۃ کی اور کتابیں عیسائیوں نے چھاپی ہیں ان کتابوں کی بھی کوئی سند نہیں ہے اور نہ ان پر اعتماد ہے ان میں سے صرف وہی باتیں قابل قبول ہوں گی جن کا مستند متداول کتابوں میں مل جاتے۔

پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں

تعجب یہ ہے کہ بعض علماء[۱] محمد بن اسحاق کو اس بناء پر مجروح قرار دیتے ہیں کہ انھوں نے بعض یہود و نصاریٰ سے روایت لی ہے مگر خود اپنی تصنیف کا مدار عیسائیوں کی تصنیفات پر رکھتے ہیں یا ان کتابوں پر جو اگرچہ ائمہ فن کی تصنیفات ہیں مگر اس وقت وہ صرف عیسائیوں کے ذریعہ سے ملی ہیں ان کتابوں میں بہت سی روایتیں متداول اسلامی کتابوں کے خلاف ہیں اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ روایتیں اصل کتاب کی ہیں یا الحاق ہیں۔

(اصح السیر۔ مولانا عبد الرؤف دانا پوری ص۱۵)

بہرحال یہ اصولی سوال ہے اور علماء کرام کو سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کرنا اور فیصلہ دینا ہے لیکن مستشرقین تو یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ع

یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

بات کہاں کی کہاں جا پہنچی اور ناظرین "برہان" کی سمع خراشی ہوگئی جس کا مجھے افسوس ہے۔ اب اصل مقصد کی طرف عود کرتا ہوں یعنی ۱۸۵۷ء کے بعد کی بعض حدیثی تصنیفات[۳] کا ذکر چھیڑتا ہوں۔ لیکن یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ نواب صدیق حسن خاں[۲] رح و نیز مولانا عبد الحی[۳] فرنگی محلی وغیرہما کی تالیفات

---

[۱] غالباً روئے سخن علامہ شبلی نعمانی رح کی طرف ہے [۲] نواب صاحب بقول مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی۔ ہندوستان کے ان عالموں میں ہیں جن کی کتابیں ہند کے سوا مصر و قسطنطنیہ میں بھی طبع ہوئی ہیں خدا نے ان کو ایک موقع دیا تھا جس سے علم دین کی خدمت میں انھوں نے پورا پورا نفع اٹھایا۔ اسلامی علوم میں شاید ہی کوئی فن ہو جس میں نواب صاحب کی کتاب نہ ہو (نظام تعلیم و تربیت ص ۱۲) نواب صاحب کی کل تالیفات و تصنیفات ۲۲۲ ہیں اس کے لئے تذکرہ علمائے ہند۔ نیل الاوطار مصری۔ تراجم علمائے حدیث ہند و نیز مآثر صدیقی کی طرف رجوع کیا جائے۔ [۳] خود مولانا عبد الحی مرحوم کی پوری عمر ہی کیا ہوئی چالیس کے قریب میں انتقال

کا شمار نہیں ہوگا۔ اور جیسا کہ کہیں اوپر عرض کیا کہ احادیث[1] کے ترجمہ کا کام بھی ہوا ہے اس لیے اس کو بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ نیز آپس کے تنازع[2] و مناقشات (حنفی وہابی) اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہو گیا لیکن اس عرصہ میں ستر سے اوپر چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں جن میں بعض کافی ضخیم ہیں بعض ہندوستان کے سوا مصر میں بھی طبع ہوئیں۔ اس وقت تک بیسیوں کتابیں نظامی نصاب میں آپ ہی کی کی داخل ہیں (نظام تعلیم و تربیت ص ۲۵) مولانا کی بعض اہم تالیفات یہ ہیں التعلیق الممجد علی الموطا لمحمد الفوائد البہیۃ فی طبقات الحنفیہ امام الکلام فی القراۃ خلف الامام ظفر الامانی السعی المشکور تذکرۃ الراشد تراجم علماء ہند سعادغیرہ

[1] مثلاً ترجمہ جامع ترمذی مولوی فضل احمد انصاری۔ شمیم الریاض ترجمہ شفاء قاضی عیاض۔ ترجمہ صحیح بخاری مرزا حیرت دہلوی۔ ترجمہ تیسیر الوصول الی جامع الرسول۔ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح خیر العلام ترجمہ قراۃ خلف الامام للبخاری کشف المغطا ترجمہ موطا و ترجمہ جامع ترمذی مترجمہ مولوی محمد بدیع الزماں مرحوم لکھنوی م ۱۳۰۴ھ و نیز قریب قریب تمام صحاح ستہ کا ترجمہ مولوی محمد وحید الزماں بن مسیح الزماں حیدرآبادی نے کیا ہے۔ خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی مترجمہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ۔ کشف الملہم ترجمہ مقدمہ صحیح مسلم مولوی عبد السلام بستوی۔ سلیقہ ترجمہ ادب المفرد للامام البخاریؒ۔ ترجمہ صحاح مولوی قاری عبد العزیز م ۱۹۲۳ء مولوی ابو یحییٰ خاں صاحب نے اسے شرح صحاح ستہ کہہ کر بیان کیا ہے۔ غالباً ترجمہ کے قسم کی چیز ہوگی۔ اسی لیے میں نے یہاں لکھا غرضیکہ بہت ساری کتابیں ہیں جن کا ترجمہ ہوا ہے۔ نمونۃً چند کتابوں کا نام دے دیا گیا ہے۔

[2] مثلاً اسکات المعتدی فی قراۃ المقتدی للشبلی النعمانی۔ عدد رکعات تراویح۔ قراۃ خلف الامام حضرۃ مولانا گنگوہیؒ الدلیل القوی (مسئلہ قراۃ خلف الامام مولانا احمد علی سہارنپوریؒ۔ ارشاد الامام فی فرضیۃ الفاتحۃ خلف الامام۔ تبصرۃ الانام فی فرضیۃ الجمعۃ والفاتحۃ خلف الامام حافظ عبد الجبار عمر پوری م ۱۳۳۴ھ البرہان العجاب فی فرضیۃ ام الکتاب مولانا بشیر احمد سہسوانی۔ کشف الحجاب عما فی البرہان العجاب یہ اسی کا ترجمہ ہے۔ حل مشکلات البخاری مولانا ابو القاسم سیف بنارسی یہ اصل میں مولانا عمر کریم الحنفی کے الجرح علی البخاری کا جواب ہے فاتحۃ الصواب فی قراۃ فاتحۃ الکتاب اور اسی کا خلاصہ زبدۃ الالباب (اردو) مولانا سید جلال الدین احمد جعفری ہاشمی م ۱۸۶۳ء جوابات سوالات لنسخہ یہ مولوی شیخ محمد مچھلی شہری کے ۹ سوالوں کا جواب ہے قلتین اور ماء کثیر کی لطیف بحث ہے۔ مولانا سخاوت علی جونپوری م ۱۲۷۴ھ خیر الماعون مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی۔

(اتمہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

قادیانی[له] فتنہ کے سلسلہ میں بعض رسائل تالیف ہوئے جو ہمارے دائرہ کے اندر ہیں مگر اسے بھی نظر انداز کر رہا ہوں اور چونکہ مضمون کافی طویل ہو گیا ہے اور مصنفین و مؤلفین کی اکثریت سے ناظرین واقف ہیں اس لئے ان بزرگوں کے تراجم بھی نہیں دئے جائیں گے الا ماشاء اللہ وقلیل ما ھم۔ اور کتابوں پر اپنی رائے کا اظہار تو موضوع ہی سے خارج ہے۔ ممکن ہے کہیں فرطِ انبساط و جوشِ مسرت میں کسی کتاب کے متعلق کچھ جملے نکل جائیں تو معذور سمجھا جاؤں۔

ہاں سیرۃ کا معاملہ تو رہا ہی جاتا ہے اس کے متعلق بھی دو تین جملے گذارش کرنے ہیں، اس موضوع پر اس کثرت سے کتابیں لکھی جا رہی ہیں کہ اگر کسی دوسرے موضوع پر اس کا عشر عشیر بھی لکھا جاتا تو اس میں کوئی نیا پہلو پیش کرنا مشکل تھا لیکن ع نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں۔ اس لئے اس کا احاطہ مجھ جیسے سے ناممکن ہے اور عنوان ہی کو حذف کر دیا ہے۔ البتہ چند کتابیں تبرکاً اپنے ذوق کے اعتبار سے جو مجھے پسند ہیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) سیرۃ النبی، شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ اصل میں مولوی محمد سلیم بھرپاوی م ۱۹۰۶ء کے خیال کی تردید ہے کیونکہ مولوی صاحب موصوف کہتے تھے کہ حدیث واذا وقع بارض وانتم فیھا فلا تخرجوا فرارا منھا میں جوارض کا لفظ ہے اس سے مراد اقلیم ہے نہ کہ وہ بستی جس میں طاعون ہے اور ہر وقت اس مسئلہ پر بحث کے لئے آمادہ رہتے۔ اسی کی تردید میں مولانا مبارکپوری نے یہ رسالہ لکھا جس کا جواب مولوی صاحب نے بھی دیا مگر عبداللہ مقری کے نام سے شائع کرایا واللہ اعلم (تراجم علمائے حدیث ہند) تحقیق الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام فاتحۃ الصواب فی قراۃ فاتحۃ الکتاب مولانا جلال الدین احمد بنارسی۔ جواز قراۃ فاتحہ خلف الامام مولانا حسین احمد ملیح آبادی م ۱۲۷۵ھ رفع الیدین (فارسی) مولوی حیدر علی رامپوری امین رفع یدین مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی مولانا عبد العزیز رحیم آبادی خیر الکلام فی فرضیۃ الفاتحہ خلف الامام۔ اتباع سید الانام فی عدم وجوب القراۃ خلف الامام اور احسن القری حضرت مولانا شیخ الہند رح اور اس کا جواب سرمن یری۔ اس کے علاوہ بلا مبالغہ ہزاروں کتابیں لکھی گئیں کہاں تک لکھا جائے۔ لیکن بعض چیزیں فنی اعتبار سے بہت اہم اور ان کی حیثیت شاہکار کی ہے جیسے کشف الستر عن صلوۃ الوتر نیل الفرقدین مولانا انور شاہ کشمیری رح وغیرہا

حاشیہ صفحہ ہذا[له] مثلاً التصریح بما تواتر من نزول المسیح حضرت الاستاذ مولانا انور شاہ کشمیری رح

(۲) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب　　حکیم الامت مولٰنا تھانوی رحمہ

(۳) رحمۃ للعالمین　　قاضی سلیمان صاحب منصور پوری

(۴) النبی الخاتم　　مولٰنا مناظر احسن صاحب گیلانی

(۵) مردوں کی مسیحائی　　مولٰنا عبدالماجد دریابادی

(۶) اصح السیر فی ہدی خیر البشر۔ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ج ۱ اول مطبوع ہے۔ مولٰنا ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری مرحوم

(۷) خطبات مدراس　　سید سلیمان ندوی

(۸) قصیدہ عظمی　　مولوی امین اللہ نگر نہسوی بہاری مرحوم۔ یہ قصیدہ ایک ہزار آٹھ سو اسی اشعار پر مشتمل ہے۔ مطلع ملاحظہ ہو۔

مخدرات سراپردہ ہائے قرآنی　　چہ دلبراند کہ دل می برند پنہانی[۱]

---

[۱] بعض کے اشعار ملاحظہ ہوں

بہفت پردہ درخشاں چو دیدہ ہائے نجوم　　بنور حق ہمہ ہر ہفت کردہ پیشانی!

بصورت ہمہ آیات صنع یزداں ہست　　بمعنی ہمہ تصدیق ہائے ایمانی

بدوداں قدم جملہ ثابت النسب اند　　بہ پاک دامنی اند اہتمام حق ثانی

یقینم آنکہ ز بالائے عرش می نازند　　گرفتہ تربیت اندر کنار ربانی!

چنیں جمال نخیزد میاں انس و ملک　　نہ درمیان پریزادگاں و حورانی!

پکان دوکان ہمہ یکجا بجلوہ افروزی　　چو نجمہائے ثواقب برجم شیطانی

حلیہ مبارک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شگفتہ ہست درخشندہ روئے نیکو خوئے　　تمام تر بہ جمال و کمالِ انسانی

برنگ سرخ و سفید و آب و تاب ملیح　　بہ چہرہ بدر منیر و کشادہ پیشانی!

سرش بزرگ و کشیدہ عنق، سیہ گیسو　　قدش بلند و تنا و رشکم بہ چسپانی!

میاں صاحب دہلوی مرحوم ۱۳۰۲ھ کو یہ قصیدہ پورا یاد تھا۔ درسِ حدیث کے وقت مناسب حال پڑھا کرتے تھے حدیث افک میں کنٹھے کے گم ہونے پر یہ شعر پڑھتے۔

کہ نظم آں ہمہ از پشیۂ یمانی بود   جواہرے کہ بود نام آں سلیمانی[۱]

اب ناظرین اور اصل موضوع کے درمیان میں زیادہ دیر تک حائل نہیں رہنا چاہتا علیحدہ ہو رہا ہوں اور ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی قسم شروح و متعلقاتِ بخاری پر کتابیں (۱) فیض الباری شرح صحیح بخاری املائی (عربی) ۴ جلد مطبوعہ مصر مرتبہ مولانا محمد بدر عالم۔ مولفہ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ۔ یہ وہ مقدس کتاب ہے جس کی ہر سطر بلکہ ہر لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ع وانی لآتٍ بمالم تستطعہ الاوائل۔

فتح الباری کے بعد شوافع نے پھدک پھدک کر کہنا شروع کیا تھا کہ لا ھجرۃ بعد الفتح[۲] لا ھجرۃ بعد الفتح، لیکن فیض الباری کے مطالعہ کے بعد بے ساختہ زبان پر فوق کل ذی علم علیم آجاتا ہے۔

(۲) حاشیہ صحیح بخاری۔ مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ م ۱۲۹۷ھ یہ گویا مختصر اور جامع پر مغز شرح ہے ۱۴ سال کی مسلسل جانفشانی و جانکاہی سے مرتب ہوا ہے۔ حضرت مولانا نانوتویؒ نے بھی اپنے شیخ کے ایماء سے پانچ اجزاء کی تکمیل فرمائی۔ کچھ لوگ معترض بھی ہوئے مگر جب مولانا احمد علیؒ نے ان کے کام کو آشکارا فرمایا تو خاموش ہو گئے۔

بقیہ حاشیہ صہ ۴۳:-

دو ابروانش دراز و دقیق و پیوستہ   فراخ چشم و بانبوہ موی مژگانی!
بسی صفاست سواد و بیاض چشمش را   شطوطہا بہ سپیدیش احمر قانی
نکردہ سرمہ و چشمانش سرمہ آگیں بود   چو تیر راست نمایاں فزہ بطولانی
دراز بینی و باریک و درمیان حشم او   دو استخوان خدش باعذار یکسانی

(بقیہ صفحہ ۱۵۹)

[۱] الجواہر بعد المماۃ [۲] یہ ایک حدیث ہے جس کی تلمیح کی گئی ہے۔

(۳) شرح تراجم ابواب بخاری ۔ حضرت شیخ الہندؒ م ۱۳۳۹ھ

(۴) عظمت وحی ۔ شرح حدیث بدء الوحی ۔ حضرت شیخ الہندؒ

(۵) شرح ثلاثیات بخاری ۔ مولانا ملتانی ۔

(۶) الدراری الناشرات فی ترجمہ مانی البخاری من الثلاثیات ۔ قاضی شیخ محمد مچھلی شہری م ۱۹۰۲ء

(۷) تخریج آیات ۔ آیات مندرجہ صحیح بخاری کی جمع وتدوین ۔ مولانا ابوسعید شرف الدین صاحب

دوسری قسم شروح ومتعلقات مسلم پر ۳ کتابیں | (۱) النجم الوہاج فی شرح مقدمہ صحیح مسلم بن الحجاجؒ ۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی
(۲) شرح مقدمہ صحیح مسلم (عربی) حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری ۱۹۱۸ء

(۳) فتح الملہم شرح صحیح مسلم، ۳ جلد۔ ناقص۔ ج ۱ کتاب الایمان کتاب الطہارۃ والحیض ج ۲ کتاب الصلوٰۃ تا کتاب الجنائز ۔ ج ۳ کتاب الزکوٰۃ ۔ الصیام معہ الاعتکاف، الحج والنکاح پر مشتمل ہے۔ ۱۰۰ صفحات کا بڑی تقطیع پر مقدمہ ہے ۔ مقدمہ عالمانہ بلکہ مجتہدانہ اور بالکل نرالا ہے۔ نواب نظام الدولہ میر عثمان علی خاں والئ دکن کے نام اہدا کیا گیا ہے ۔

یہ اس شخص کے رشحات قلم اور فیوض وبرکات میں سے ہے جو نہ صرف میدان علم کا شہسوار بلکہ سیاست وتدبر میں بھی بے مثل ملکی وملی تمام گتھیوں کو ناخن تدبیر سے سلجھانے والا یعنی حضرت الاستاذ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ بعد از تقسیم پاکستان انہی کے ہو رہے اور ملک وملت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۲

خدا پناہ دہد در غضب اگر آید !! | شود سطبر رگ ابرو وچہرہ زرانی
دہن فراخ کہ در عرف عرب ممدوح است | لبان او ہمہ رنگین برنگ مرجانی
کلاں چو دانہ در سیمین دندان نفس ! | کشادہ گاہ تبسم چو برق نابانی

(انوار شمس ص ۱۸۹)

۵؎ مولانا اور ان کے کتب خانہ پر راقم کا ایک مضمون برہان میں آچکا ہے اس لئے میں مولانا کی تصنیفات کے متعلق تفصیلی گفتگو نہ کروں گا ۔

کے لیے مفید و عظیم الشان خدمات انجام دیں۔ اپنے اثر و رسوخ اور حکمتِ عملی سے پاکستان دستور ساز اسمبلی سے قرارداد مقاصد پاس کرا کر ایک طرف اپنے تدبر کا ثبوت و نیز پاکستان کے لیے سارے عالمِ اسلام کی اخلاقی ہمدردی حاصل کر لی تو دوسری جانب پبلک و حکومت کے مابین جو اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی تھی اس کو ختم کر دیا۔ مولانا مودودی کو کمیونزم کے لیے اللہ کی ننگی تلوار فرماتے ہندوستان کا ایک گوشہ مدت سے چیخ چیخ کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہا تھا علماء نہ لکھنا جانیں اور نہ بولنا مولانا اس کی عملی تردید تھے۔ مجامع و محافل میں کھڑے ہوئے گرچہ احول سخت مخالف ہو۔ من موہ لیا ریاض کے علماء کی مجلس میں جب مولانا کا ذکر آیا تو

> شیخ بولے ان کی شرح مسلم میں نے دیکھی ہے۔ انھوں نے سلطان (ابن سعود) کو بھیجی تھی اس سے وہ کٹر حنفی اور اشعری معلوم ہوتے ہیں۔ احادیث نزول کی عجیب و غریب تاویل کی ہے مگر اندازِ بیان سے علم کی بو باس معلوم ہوتی ہے۔[۵۱]

خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ایمانیات میں جو مسائل اہل السنۃ والجماعت کے درمیان اختلافی سمجھے گئے ہیں ان کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵

ہم او قسیم و بسیم و سیم در خوبی ۔۔۔ ہم او فصیح و بلیغ و بدیع بینائی

ز فرّ و قار رسا بد اگر خمش ماند ۔۔۔ ز بہا بہ سخن گر کند دُر افشانی

ندید چشم ہنر بین چو او بخوش خوئی ۔۔۔ ممیز است بحقیت او ز بطلانی

شنیدہ این ہمہ اوصاف گفت ابو معبد ۔۔۔ بحق کہ اوست نبی قریش افسرانی

جنگ حنین

کنوں شنو کہ حدیثِ حنین می گویم ۔۔۔ کہ اوست جنگ ہوازن بعرف انسانی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷

[۵۱] دیار عرب میں چند ماہ ص ۲۰۷

مستوعب تحقیق اور ایسی نقول پیش کرنا جو بحدِ امکان اختلاف کو کم کرنے والی ہوں۔

(۲) رواۃ کے تراجم میں ان کے ممتاز اور اہم احوال کا تذکرہ غیر معروف اسمار کا ضبط بقدرِ ضرورت وکفایت جرح وتعدیل۔

(۳) اسنادی مباحث خاص خاص مواضع میں جہاں کوئی اشکال یا خلجان تھا۔

(۴) الفاظِ حدیث کا حل۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶)

شنیدہ ام پئے ایں جنگ آنچناں تمہید … کہ فتح مکہ نبی کرد چوں ز آسانی
کثیر اہل عرب آمدند در اسلام! … مگر ثقیف وہوازن براہِ طغیانی
بہم شدہ شرفا و قوم رای زدند … شد از غبار حسد راہ صلح پنہانی
فساد عزم ازاں رای یافتہ تقیم … بنا جنگ ازیں کرد یافت اتقانی
بحکم مالک بن عوف نصری آوردند … عوام ہم سر خود را بطوع فرمانی
شدند مجتمع اندر حنین ہر دو گروہ … نمودہ حیت پئے جنگ ساز وسامانی
بنی شنبہ ششم روز از مہ شوال … روانہ شد بر دوازدہ ہزار شجعانی
دراں میاں ہمہ ہشت ادشرکان قریش … بدند ہمرہ سرور برسم اعوانی !

مرض وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بچار شنبہی از عشرۂ اخیر صفر! … زسال یازدہم موسم زمستانی
ز درد سر مرض الموت ابتدا کردش … بعارض تپ مطبق کہ داشت پنہانی
بروز دیاد مرض اشتداد حمی شد! … کز احتراق ہمی کرد آب پاشانی!
بانتہا شدہ غشی وافاقہ مستبدل … روارۂ مرض آورد سور بحرانی
در ابتداء مرض روز جمعہ بر منبر … ستادہ سرور دیں زد مثل باعلانی

(بقیہ حاشیہ ...)

(۵) جس فن کا مسئلہ ہو اس فن کی مشہور اور معرکتہ الآراء کتابوں کے اقتباس پیش کیے گئے ہیں تاکہ مسئلہ کے سب اطراف و جوانب پوری طرح واضح ہو جائیں اور دلائل بھی اسی قدر سامنے آجائیں کہ ایک طالب علم کو اس مسئلہ کے لئے دوسری کتابوں کی طرف رجوع کرنے کی چنداں ضرورت نہ رہے اور مسئلہ کی پوری منقح صورت روشن ہو جائے، اس بارہ میں صرف شروح حدیث کے اقتباسات پر قناعت نہیں کی چنانچہ بعض مواضع میں ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک مسئلہ کی بہت زیادہ مکمل تحقیق کسی ایسی کتاب میں مل گئی جہاں بالکل وہم و گمان بھی نہ تھا۔

(۶) اسرار شریعت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ، امام غزالیؒ اور شیخ اکبر وغیرہم کی تصانیف، ان سے بھی موقع بموقع پورا استفادہ کیا گیا ہے تاکہ وہ اعلیٰ مضامین اور عمیق حقائق و اسرار بھی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کے مطالعہ سے گذر جائیں۔

(بقیہ حاشیہ ص۷۴)

که دوده است خدا اختیار بنده را میان دنیا و خود تا کرا است خواهانی
دلے گزید لقائے خدائے را بنده طمع برید ز دنیائے باطل فانی
شنیده حضرت صدیق زار زار گریست که کشف شد غلش از طریق وجدانی
بگفت جان من و جان مادر و پدرم بود نثار تو کاشش اے رسول حقانی

یہ مولانا امین اللہؒ بن سلیم الدین علیم اللہ الانصاری ابو الدرداء (نگرنہسی عظیم آبادی) حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے تلامذہ سے ہیں ادب و بلاغت کے امام سمجھے جاتے تھے۔ عرصہ دراز تک مدرسہ عالیہ کلکتہ کے مسند درس پر جلوہ افروز رہے اور مستفیدین و مستفیضین کی تشنگی کو بجھاتے رہے۔ تصانیف میں سے ایک تو یہی قصیدہ عظمیٰ ہے نیز حاشیہ بر میرزاہد رسالہ و میرزاہد شرح مواقف و حاشیہ مسلم الثبوت۔ رسالہ در بیان

باقی حاشیہ ص۹۴

(۷) فتح الباری وغیرہ کے مختلف ابواب میں ایک ہی موضوع کے متعلق جو تحقیقات بکھری ہوئی تھی ان کو یکجا کیا گیا ہے۔

(۸) حنفیہ کے مسائل کی تحقیق وتشریح اور اثبات وایضاح کے لئے فقہ حنفی اور حنفیہ کے شروح وحواشی کے ضروری اقتباس پیش کئے گئے ہیں۔

(۹) اپنے اساتذہ واکابر کی وہ تحقیقات جو زبانی نقل ہوتی چلی آرہی تھی یا کسی کتاب میں مندرج تھی جس کی طرف قارئین حدیث کا ذہن منتقل نہ ہوسکتا تھا یا عربی کے سوا دوسری زبان میں تھی اس کو کافی بسط وایضاح کے ساتھ شرح میں درج کیا گیا ہے۔

(۱۰) بہت سی ایسی تحقیقات جو اس سے پہلے مسموع نہ ہوئی ہوں گی جن کی قدر وقیمت انشاء اللہ مطالعہ ہی سے معلوم ہوسکے گی اور جن سے یہ اندازہ ہوگا کہ خداوند قدوس کا انعام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض کسی وقت بھی منقطع نہیں ہے۔

(۱۱) تا بحدِ امکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ جس مسئلہ پر کچھ لکھا جائے وہ محض جدل اور احتمال آفرینی کے طور پر نہ ہو بلکہ ایسی چیز ہو جس کو وجدان قبول کرے اور ذوقِ سلیم رد نہ کرے

(۱۲) مؤلف نے جہاں کہیں اپنی عبارت "قلت" "قال العبد الضعیف" وغیرہ عنوان سے لکھی ہے پوری کوشش کی ہے کہ عبارت سلیس اور صاف ہو اور تفہیم میں کوئی الجھاؤ نہ رہے۔

(۱۳) وہ روایات جن میں بظاہر اختلاف خواہ وہ مذہب سے متعلق نہ ہوں ہر موقع پر بے انتہا کوشش کی گئی ہے کہ خود روایات ہی کے ذریعہ ان میں تطبیق دیجائے یا ہر ایک کا جداگانہ منشا بیان کیا جائے تاکہ تعارض کا شبہ نہ رہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸ :۔ فصاحت آیۃ کریمہ ولی القصاص حیوۃ السحر دیوان فارسی وغیرہا ہیں آپ کے بعض قصائد حدیقۃ الارواح میں بھی موجود ہیں کلکتہ میں ۱۲۳۳ھ میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔

(۱۴) اپنے مقدور کے موافق بہت جگہ سعی کی گئی ہے کہ احادیث کے ماخذ قرآن کریم میں دکھلائے جائیں۔

(۱۵) حنفیہ کے اور دوسرے مذاہب کے دلائل کی کافی تنقیح کی گئی ہے اور پوری فراخ دلی سے ہر مذہب کے ادلہ اور وجوہِ ترجیح کا بیان ہوا ہے۔

(۱۶) جو مسائلِ مہمہ یا ان کے دلائل بنظرِ اختصار ترک کر دئے ہیں ان کے متعلق ان کے مظان کے حوالے دئے گئے ہیں تاکہ طالب بہ سہولت ان کی تحقیق کر سکے۔

(۱۷) جدید شبہات کے ازالہ کی طرف بھی موقع بموقع توجہ کی گئی ہے۔

(۱۸) کتاب کی غیر معمولی خصوصیتوں کو دیکھ کر علمائے استنبول نے اس پر حواشی بھی لکھے ہیں۔

تیسری قسم شروح ترمذی و متعلقات پر ۱۹ کتابیں

(۱) الکوکب الدری ۲ جلد۔ مرتبہ مولانا شیخ محمد یحیی کاندھلوی م ۱۳۳۴ھ یہ دراصل حضرت گنگوہیؒ م ۱۳۲۳ء کی تقریر ہے۔

(۲) حاشیہ الکوکب الدری۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مظاہر العلوم سہارنپور۔

(۳) النفح الشذی (اردو) یہ بھی حضرت گنگوہیؒ کی تقریر ہے۔

(۴) العرف الشذی ۲ جلد، املائی شرح حضرت علامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ۔ لطائف و معانی کا سمندر ہے۔ مرتبہ مولوی محمد چراغ صاحب

(۵) الطیب الشذی۔ مولوی اشفاق الرحمن صاحب کاندھلوی

(۶) ہدایۃ اللوذعی بنکات الترمذی۔ مولانا شمس الحق صاحب ڈیانواں۔ بہار

(۷) نزل الثوی۔ صرف ایک جلد طبع ہوئی۔ طلبہ کے لئے حنفی نقطۂ نظر سے مختلف قسم کے سوالات اور ان کے جوابات لکھے ہیں۔ مولفہ الحاج مولانا اصغر حسین صاحب مرحوم پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ

دوسری جلد کا مکمل مسودہ ان کے خویش مولوی اصغر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ مسلم بیک ورڈ ویلفیر ڈیپارٹمنٹ صوبہ بہار کے پاس موجود ہے کاش طبع ہو جائے۔

(۸) جوہرۂ مردی۔ ترجمہ نزل الثوی۔ مترجمہ الحاج مولانا اصغر حسین صاحب مرحوم۔

(۹) الثواب الجلی حکیم الامت مولانا تھانویؒ

(۱۰) المسک الذکی غیر مطبوعہ حکیم الامت مولانا تھانوی۔

(۱۱) تحفۃ الاحوذی ۴ جلد۔ مولانا عبدالرحمان صاحب مبارک پوریؒ

خصائص حسب ذیل ہیں۔

(۱) جامع ترمذی کے تمام راویوں کا ترجمہ بقدر ضرورت لکھا گیا ہے اور مقدمہ شرح میں تمام راویوں کی فہرست بترتیب حروف تہجی دیدی گئی ہے اور جس راوی کا ترجمہ شرح کے جس صفحہ میں مذکور رہے اس کا نشان دیدیا گیا ہے۔

(۲) جامع ترمذی کی تمام حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے یعنی اس کتاب کی حدیثوں کو امام ترمذی کے علاوہ اور جن محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے۔ ان کا اور ان کی کتابوں کا نام بتا دیا گیا ہے

(۳) امام ترمذیؒ نے وفی الباب کے عنوان سے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے ان کی مفصل تخریج کی گئی ہے اور ان احادیث کے الفاظ بھی اکثر مقامات میں نقل کئے گئے ہیں احادیث مشار الیہا کے علاوہ اور دیگر احادیث کی تخریج کا بھی جابجا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۴) تصحیح وتحسین احادیث میں امام ترمذی کا تساہل مشہور ہے اس لئے ہر حدیث کی تصحیح و تحسین کے متعلق دیگر ائمہ فن حدیث کے اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں اور جن احادیث کی تصحیح وتحسین میں امام ترمذی سے تساہل ہوا ہے اس کی تصریح کردی گئی ہے۔

(۵) اسنادی ومتنی اشکالات کے حل وایضاح میں خاص طور پر توجہ کی گئی ہے۔

(۶) احادیث کی توضیح وتشریح میں بہت کچھ تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور جن مقلدین جامدین اور جن اہل ہوائے احادیث نبویہ کو اپنے مذہب ومسلک پر منطبق کرنے کے لئے غلط اور واہی تاویلیں وتقریریں کی ہیں ان کی تمام تاویلات وتقریرات کی کافی تغلیط وتردید کی گئی ہے اور احادیث کے صحیح مطالب ومضامین جو سلف صالحین رضی اللہ عنہم اور فقہائے محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک معتمد ومستند ہیں بیان کئے گئے ہیں۔

(۷) اختلاف مذاہب کے بیان میں ہر مذہب کے دلائل بیان کرکے مذہبِ حق وارجح کو ظاہر کردیا گیا ہے اور اس کی نصرت و تائید کی گئی ہے اور مذاہب غیر صحیحہ و مرجوحہ کے دلائل کے شافی جواب دئے گئے۔

(۸) اندرون جامع ترمذی کی دو شرحیں ایک العرف الشذی اور دوسری الطیب الشذی شائع ہوئی ہیں ونیز ابوداؤد کی ایک تازی شرح بذل المجہود نکلی ہے آپ تحفۃ الاحوذی میں ان شروح پر بہت لطیف تنقید پائیں گے کتاب آثار السنن مصنفہ مولوی شوق مرحوم کی بھی قابل دید تنقید آپ کو ملے گی انتہی بلفظہ مقدمہ علیحدہ سے ایک جلد میں ہے جو کافی لبیط ہے۔ ان کی ایک اور کتاب ابکار المنن ہے جو آثار السنن کا جواب ہے۔

(۱۲) حاشیہ ترمذی۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حاشیہ ترمذی مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری

(۱۴) شرح شمائل ترمذی شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی۔ بے حد مقبول کتاب ہے ترجمہ کے ساتھ احادیث کے مختلف قسم کے مفید معلومات بھی ہیں اور مشکلات کا حل بھی

(۱۵) تقریر ترمذی میاں صاحب مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ۔ مرتبہ مولوی اختر حسین صاحب

(۱۶) حاشیہ ترمذی مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی۔ مدرس دارالعلوم دیوبند

(۱۷) تقریر ترمذی ۱ جلد حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مدظلہ۔ مرتبہ خیلی صاحب اسلام آبادی (چاٹگامی)

(۱۸) تقریر ترمذی مولانا گنگوہیؒ مرتبہ مولانا عماد الدین شیرکوٹی

(۱۹) ترجمہ شمائل ترمذی مؤلفہ مولانا کرامت اللہ صاحب جونپوری م ۱۲۹۰ھ

چوتھی قسم شروح ابوداؤد ومتعلقات پر ۹ کتابیں	(۱) التعلیق المحمود	مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی
	(۲) حاشیہ ابوداؤد غیر مطبوعہ	حضرت مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

(۳) التعلقات علی سنن ابی داؤد مولانا سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء م ۱۹۲۳ء

(۴) انوار المحمود - ۲ جلد تقریر حضرت شیخ الہند مرتبہ مولوی محمد صدیق صاحب نجیب آبادی

(۵) شرح ابی داؤد املائی ۲ جلد حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

(۶) عون الودود فی شرح ابی داؤد مولوی محمد صاحب مدراسی

(۷) عون المعبود ۴ جلد مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) غایۃ المقصود - ناقص

(۹) شرح ابی داؤد نامکمل - مولانا رفیع الدین صاحب شکرانوی بہاری ۱۹۲۰ء

(۱۰) شرح ابی داؤد - شوق نیموی -

حکیم کبیر الدین صاحب نے انجمن اطبائے بہار شریف کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۴، ۵، اپریل ۱۹۵۳ء کے خطبۂ صدارت کی فہرست میں اس شرح کا ذکر فرمایا ہے، واللہ اعلم بالصواب

(۱۱) بذل المجہود - حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ ۵ ضخیم جلدوں میں ہے ۱۳۳۵ھ میں تالیف شروع ہوئی اور شعبان ۱۳۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں تمام ہوئی - اس خوشی میں مدینہ منورہ کے اعیان و علماء کو دعوت دی گئی اور ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کو خود جوار رحمت الہٰی میں جا پہونچے بقیع الفرقد میں قبور اہل بیت کے قریب دفن ہوئے -

مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے -

(۱) مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ کے مذاہب کی تفصیل

(۲) متقدمین شراح ابی داؤد کے تسامح کی نشاندہی

(۳) بعض مطالب مہمہ کا حسب اقتضاء اعادہ

(۴) ترجمۃ الباب کے مطابق حدیث کی مناسبت کو ظاہر کرنا

(۵) کوئی بات اس وقت تک نہیں لکھی گئی جب تک متقدمین کے کلام میں اس کی تائید نہ مل گئی ہو

(۶) مذہب حنفی کی پوری تحقیق اور کافی دلائل بیان کئے گئے اور دوسرے مذاہب کے

دلائل کا جواب بھی نہایت تحقیق سے دیا گیا ہے۔

(۷) ہر راوی کے متعلق پوری جرح وتعدیل صناعتِ حدیث کے موافق کی گئی۔

(۸) جو روایات ابوداؤد میں مرسل یا معلق تھیں ان کا دوسری کتابوں سے متصل ہونا ظاہر کیا گیا۔

(۹) جو روایات ابوداؤد میں مختصر تھیں ان کو دوسری کتابوں سے جہاں مفصل ہیں، مکمل طور سے بیان کیا گیا یا حوالہ دیدیا گیا۔

(۱۰) حدیث رسولؐ کا منشا ظاہر کر کے وہ محاسن وحقائق بیان کئے گئے جن کا حظ فن دان محدث ہی اٹھا سکتا ہے

(۱۱) بعض مقامات کو حضرت نے اول اپنی فہم کے مطابق املا کرایا پھر خواب میں تنبیہ ہوئی کہ فلاں مضمون کو اس طرح نہیں بلکہ اس طرح لکھنا چاہیئے، بیدار ہو کر کتابوں سے مراجعت کی گئی تو معلوم ہوا کہ خواب صحیح تھا پھر اس مقام کو صحیح طور سے لکھا گیا۔

پانچویں قسم سنن نسائی کے شروح ومتعلقات پر ۳ کتابیں

(۱) حاشیہ سنن نسائی مولانا شیخ محمد محدث تھانویؒ مطبوعہ مطبع مجتبائی۔ اس میں زیادہ تر حضرت شاہ اسحاقؒ صاحب کی تحقیقات درج ہیں۔

(۲) حاشیہ سنن نسائی مولانا اشفاق الرحمن صاحب کاندھلوی

(۳) الحواشی الجدیدہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی مطبوعہ انصاری پریس دہلی ۱۸۹۸ء

چھٹی قسم شروح ابن ماجہ ومتعلقات پر ۳ کتابیں

(۱) حاشیہ ابن ماجہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ

(۲) شرح ابن ماجہ مولانا ابوسعید شرف الدین صاحب صرف چند اجزاء ہیں مولانا شمس الحق ڈیانوی نے اسے دیکھ کر پسند فرمایا تھا

(۳) شرح ابن ماجہ۔ مولوی عبدالسلام صاحب بستوی۔ طباعت کے لئے مصر گئی تھی حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے تلامذہ میں سے ہیں۔